علم مختلف الحدیث کا تاریخی ارتقاء اور اہمیت

غلام مصطفیٰ انجم*
حافظ محمد شہباز حسن**

لفظ مختلف الحدیث دو کلمات ''مختلف'' اور ''الحدیث'' سے مرکب ہے۔ مختلف: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل رمفعول ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی با ہمزہ وصل صحیح از باب افتعال جیسے اختلاف۔ المختلف: لفظ اختلاف سے مشتق وماخوذ ہے اور اس کا متضاد ''اتفاق'' ہے۔ اس کا مطلب ہے ''مختلف ہونا'' یعنی ہر وہ چیز جو دوسرے کے برابر نہ ہو۔ اہل عرب میں مشہور ہے کہ جب دو احکام باہم متضاد ہوں تو اس وقت یہ جملہ بولتے ہیں: اختلف الأمران اسی طرح ہر وہ شے جو دوسری شے کے برابر نہ ہو اور متضاد و مخالف ہو اس پر کل مالم یتساو أی إختلف و تخالف بولتے ہیں۔(۱)

ابن فارس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اختلف الناس فی کذا والناس خلفة أی مختلفون............ لأن کل واحد منهم ینحی قول صاحبه و یقیم نفسه مقام الذی نجا'' (۲)

''جب ہر شخص دوسرے کے برعکس اور جدا اپنی بات کرے تو اس وقت ''اختلف الناس'' اور ''مختلف'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔''

راغب اصفہانی رحمہ اللہ (م-۵۰۲ھ) بیان کرتے ہیں:

الاختلاف والمخالفة أن یأخذ کل واحدٍ طریقا غیر طریق الاٰخر فی حاله أو قوله(۳)

''اختلاف اور مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے قول وفعل میں دوسرے کے خلاف طریقہ کار اپنائے۔''

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

''تخالف الأمران واختلفا: لم یتفقا، و کل مالم یستاو فقد تخالف واختلف''(۴)

جب دو چیزیں باہم برابر اور متفق نہ ہوں تو اس وقت ''تخالف'' اور ''اختلف'' کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔

مؤلف المصباح المنیر لکھتے ہیں:

''تخالف القوم واختلفوا: إذا ذهب کل واحدٍ إلی خلاف ما ذهب اِلیه الأخر و هو ضد الاتفاق'' (۵)

لفظ 'اختلاف' اتفاق کا متضاد ہے۔ تخالف القوم و اختلفوا کے الفاظ اس وقت بولے جاتے ہیں جب ہر شخص دوسرے کے خلاف راستہ اپنائے۔

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان
**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فیروز آبادی رقمطراز ہیں:"اختلف ضد اتفق"(۶)''اختلاف''اتفاق کی ضد ہے۔

ابن جریر طبری رحمہ اللہ آیت ﴿وَالنَّخلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُه﴾(۷) کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

فالأكُلُ: الثمر و خلق النخل والزرع مختلفاً ما يخرج منه مما يوكل من الثمر والحب(۸)

''اکل سے مراد پھل ہیں،اللہ نے فرمایا:اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے کھجور کے درخت اور کھیتیاں پیدا کی ہیں جن کے پھل،اناج اور غلہ ذائقے اور رنگت میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔''

علامہ زبیدی رحمہ اللہ نے بھی اختلف'' کا وہی مفہوم بیان کیا ہے جو فیر زآبادی نے لکھا ہے،لکھتے ہیں:''اختلف ضد اتفق''(۹)''اختلاف اتفاق کا متضاد ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سووا صفوفكم و لاتختلفوا فتختلف قلوبكم'' (۱۰)

''اپنی صفیں درست اور برابر کرو اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔''

معجم الوسیط میں ہے:''اختلف الشيئان لم يتفقا و لم يتساويا''(۱۱)

''دو چیزوں کے مختلف ہونے کا مطلب ان کا متفق اور برابر نہ ہونا ہے۔''

مذکورہ تمام لغوی تعریفات سے واضح ہوا کہ لفظ''اختلاف'' مختلف ہونا،ناموافق ہونا،اختلاف کرنا، پیچھے کرنا وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

مختلف الحدیث کے اصطلاحی معنی میں محدثین کا اختلاف ہے۔وجہ اختلاف لفظ''مختلف'' کا ضبط اور تلفظ ہے۔ بعض محدثین کے نزدیک مختلف لام کے کسرہ کے ساتھ اسم فاعل ہے،اس صورت میں مختلف کی الحدیث کی طرف اضافت بمعنی''من'' ہوگی یعنی المختلف من الحديث اس اضافت کو اصطلاح میں اضافت منی بھی کہتے ہیں۔اب اس اعتبار سے مختلف الحدیث کا مطلب یہ ہوگا:'' أن يوجد حديثان أو أكثر متضادان ظاهرًا''(۱۲)

''دو یا دو سے زیادہ ایسی احادیث کا موجود ہونا جو بظاہر متناقض ہوں۔''

یعنی ایسی احادیث جن کی ظاہری معنی کے اعتبار سے مخالف احادیث موجود ہوں۔لیکن بعض محدثین (مختلف الحدیث) لام کے فتحہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اس صورت میں مختلف ان کے نزدیک اسم مفعول کے وزن پر یا پھر مصدر میمی ہوگا۔

نیز مختلف الحدیث میں مختلف کی اضافت فی کے معنی میں ہوگی جسے''الاختلاف فی الحدیث'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مختلف الحدیث کی تعریف بعض قدیم و معاصر ماہرین فنون نے صراحت سے کی ہے۔امام حاکم اپنی شہرۂ آفاق کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں رقمطراز ہیں:

''هذا الشرع من هذه العلوم معرفة سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم يعارضها مثلها''(۱۳)

''علوم الحدیث کی اس قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سنتوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو اپنی ہم

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مثل سنتوں سے متعارض ہوں۔‘‘

خطیب بغدادی اپنی معروف کتاب الکفایۃ فی علم الروایۃ میں فرماتے ہیں:

”و کل خبرین علم أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکلم بهما فلایصح دخول التعارض فیهما علی وجه وإن کان ظاهرها متعارضین(۱۴)

ہر دو حدیثیں جن کے بارے میں پتہ ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو کسی صورت میں بھی ان میں تعارض درست نہیں۔ اگر چہ وہ ظاہری معنی میں متعارض ہی ہوں۔

حافظ ابن صلاح قاضی ابو بکر باقلانی کے مذکورہ قول کی وضاحت کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مختلف الحدیث کی دو اقسام ہیں:

قسم اول: دو ایسی احادیث میں اختلاف ہو جن میں جمع و تطبیق ممکن ہو ایسی صورت میں دونوں احادیث پر عمل کرنا واجب ہوگا۔

قسم ثانی: اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو نسخ ورنہ ترجیح کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔(۱۵)

امام نووی اپنی کتاب التقریب میں لکھتے ہیں: أن یأتی حدیثان متضادان فی المعنیٰ ظاهرا(۱۶)

”مختلف الحدیث سے مراد وہ دو احادیث جو ظاہری معنی میں باہم متضاد و مخالف نظر آئیں۔“

اسی تعریف کو امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں نقل کیا ہے۔(۱۷)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر فی مصطلح اهل الأثر میں فرماتے ہیں:(۱۸)

”المقبول إن سلمه من المعارضة فهو المحکم وإن عورض بمثله فان أمکن الجمع فهو مختلف الحدیث“(۱۹)

”مقبول حدیث اگر تعارض سے سالم ہو تو سے محکم کہتے ہیں اور اگر اس کی مثل حدیث متعارض ہو اور ان دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو تو ایسی حدیث مختلف الحدیث کہلائے گی۔“

ڈاکٹر سہیل حسن لکھتے ہیں: مختلف الحدیث کے بالکل برعکس محکم الحدیث ہے اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کے خلاف اسی جیسی کوئی اور حدیث وارد ہو اور ان دونوں میں جمع کا امکان ہو۔(۲۰)

طاش کبریٰ زادہ (م-۹۶۸ھ) علم مختلف الحدیث کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

”وهو علم یبحث فیه عن التوفیق بین الأحادیث المتنافیة ظاهراً“(۲۱)

”علم مختلف الحدیث سے مراد وہ علم ہے جس میں بظاہر باہم متناقض و متعارض احادیث میں جمع و توفیق پر بحث کی جاتی ہے۔“

علم مختلف الحدیث معاصر ماہرین فن کی نظر میں:

ڈاکٹر محمود طحان لکھتے ہیں: ”هو الحدیث المقبول المعارض بمثله مع إمکان الجمع بینهما“ (۲۲)

”وہ مقبول حدیث جو اپنی ہم مثل حدیث کے معارض ہو اور دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔“

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ڈاکٹر صبحی صالح بیان کرتے ہیں:

وهو علم يبحث عن الأحاديث التي ظاهرها التناقض من حيث إمكان الجمع بينهما(۲۳)

''علم مختلف الحدیث وہ علم ہے جس میں ان احادیث سے بحث کی جاتی ہے جو بظاہر متناقض ومخالف ہوں مگر ان میں جمع وتطبیق کا امکان بھی ہو۔''

مختلف الحدیث کا حکم:

مختلف الحدیث دو قسموں پر ہے۔لہٰذا ان دو اقسام کا حکم بھی مختلف ہوگا۔

قسم اول: دو احادیث متعارض ومتناقض ہوں اوران میں جمع وتطبیق ممکن ہو۔اس صورت میں دونوں احادیث میں جمع وتطبیق واجب ہےاس کے علاوہ کوئی اورصورت ممکن نہیں۔(۲۴)

قسم ثانی: جن احادیث میں تطبیق ممکن نہ ہوتو وہاں پر تین صورتیں ہوں گی۔

الف) نسخ ثابت ہوجائے۔

ب) نسخ ثابت نہ ہوتو ترجیح کی طرف رجوع کی ممکنہ کوشش کی جائے۔

ج) بصورت دیگر اگر وجہ ترجیح معلوم نہ ہوتو پھر توقف کیا جائے۔

حکم:

ا) اگر نسخ ثابت ہوجائے تو پھر ناسخ پرعمل واجب ہے، باقی تمام تصورات باطل ہوجائیں گے۔

ب) اگر نسخ ثابت نہ ہوتو پھر ترجیح کی صورت میں راجح پر عمل کیا جائے گا۔

ج) اگر وجہ ترجیح معلوم نہ ہوتو پھر دونوں احادیث پر توقف کیا جائے۔(۲۵)

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں درج ذیل نکات وفوائد اخذ ہوتے ہیں:

۱- دو متعارض احادیث اگر اپنی اسناد کے لحاظ سے مقبول ہوں تو مختلف الأحادیث کہلائیں گی ورنہ اگر صحیح اور ضعیف احادیث میں تعارض واقع ہوتو اس پر مختلف الحدیث کا اطلاق نہیں ہوگا۔

۲- دونوں احادیث بظاہر باہم متناقض ومتعارض ہوں تو مختلف الحدیث ورنہ محکم کہلائیں گی۔

۳- دو مقبول احادیث میں حقیقتاً کوئی تعارض نہیں ہوتا ہے۔اس لیے کہ دونوں ہی وحی الٰہی ہوتی ہیں اور وحی میں کوئی تعارض نہیں ہوسکتا، تعارض محض عالم، محدث یا مجتہد کی نظر میں ہوتا ہے۔

۴- تعارض دو احادیث کے درمیان ہو، نہ کہ قرآن وحدیث یا اجماع وقیاس میں۔

۵- دونوں متعارض احادیث میں جمع وتطبیق، نسخ یا ترجیح ممکن ہو۔

۶- دونوں احادیث ظاہری طور پر متعارض ہوں تو مختلف الحدیث، معنوی طور پر متعارض ہوں تو مشکل الحدیث کہلائیں گی۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علم مختلف الحدیث کا آغاز وتدوین اور ادوار

علم مختلف الحدیث کا آغاز وتدوین:

قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے پوری کائناتِ انسانی کے لیے اس میں نظام زندگی موجود ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ﴾ (۲۶)

''ہم نے کتاب اللہ میں کسی چیز کے بیان میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔''

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِ شَیْءٍ﴾ (۲۷)

''اور ہم نے آپ پر قرآن مجید نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔''

لیکن چونکہ انسانی اذہان اور عقول ایک جیسی نہیں ہیں نیز قرآن مجید سے بلا واسطہ نظام زندگی کو سمجھنا اور پھر حقیقت تک پہنچنا یہ ہر انسان کے بس میں نہیں۔ لہٰذا اس کے سمجھنے کے لیے اس کی تفسیر کی ضرورت تھی۔ قرآن مجید کی اولین تفسیر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور اسی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ (۲۸)

''اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی جانب نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجیے۔''

اسے ہم یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا اس کے ساتھ ساتھ اسی طرح اس کا بیان و وضاحت و تفسیر بھی نازل ہوئی جیسا کہ ایک اور جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ﴾ (۲۹)

''اور اللہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کتاب و حکمت نازل فرمائیں اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔''

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر بارے مفسرین کی واضح اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اس آیت میں حکمت سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بلکہ امام شافعی اپنی کتاب الرسالۃ میں یوں فرماتے ہیں:

''ذکر الحکمۃ فسمعت من أرضی من أھل العلم بالقرآن یقول، الحکمۃ سنۃ رسول اللہ ﷺ'' (۳۰)

''میں نے (ماہرین) متجر علماء سے، جو قرآن مجید کے رموز سے خاص واقفیت رکھنے والے ہیں، سنا کہ حکمت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔''

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"ألا إنی اُوتیت الکتاب و مثله معه." (۳۱)

"خبردار! مجھے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔"

واضح رہے جملہ علوم اسلامیہ کی ابتداء آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہوتی ہے جن میں سے کچھ علوم ایسے ہیں جن کا ثبوت بڑے واضح طور پر نظر آتا ہے۔

مثلاً: علم قراءت، کتابت حدیث، علم الفرائض وغیرہ۔ مگر بعض علوم ایسے ہیں کہ جن کے اصول وضوابط تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیبہ سے کسی طرح کچھ کچھ منقول ہوتے ہیں مگر مستقل طور پر ایک علم اور فن کی حیثیت سے بعد میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ انہی علوم میں سے ایک علم مختلف الحدیث ہے اس طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں تعارض رفع کرنے کے بعض اصول خود نہ صرف بیان فرمائے ہیں بلکہ ان کا استعمال بھی کیا ہے۔ جیسا کہ نسخ، ترجیح اور جمع وتطبیق وغیرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں بعد میں صحابہ عظام بھی اس سنت پر قائم رہے اور اصول وقواعد کا نام لیے بغیر ان طریقوں کو اپناتے رہے۔

مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں درج ذیل نکات وفوائد اخذ ہوتے ہیں:

- ☆ قرآن مجید میں مکمل ضابطہ حیات موجود ہے۔
- ☆ قرآن مجید میں ہر چیز (جس کا انسانی ہدایت سے تعلق ہے) کا بیان ہے۔
- ☆ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے حدیث کا سمجھنا از حد ضروری ہے۔
- ☆ حدیث پاک کے بغیر قرآن مجید کو سمجھنا محال ہے۔
- ☆ قرآن کی اولین تفسیر حدیث ہے۔
- ☆ قرآن مجید میں حکمت سے مراد حدیث ہے۔
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کے ساتھ حکمت بھی عطا کی گئی۔
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام الٰہی مکمل طور اپنی قوم تک پہنچا دیے۔
- ☆ علم مختلف الحدیث کا ثبوت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے۔
- ☆ متبحر علماء کے نزدیک حکمت سے مراد سنت ہے۔
- ☆ انسانی عقول اور اذہان ایک جیسے نہیں ہیں۔

علم مختلف الحدیث کے ارتقاء کے ادوار:

علم مختلف الحدیث کے ارتقاء کو تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

دور اول: یہ دور آغاز اسلام سے لے کر دوسری صدی ہجری کے آخر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس دور میں کتب احادیث ابھی باقاعدہ مدون نہیں ہوئی تھیں بلکہ صرف اپنے اپنے طور پر روایات کا سلسلہ جاری تھا۔ اگر کبھی مختلف، متعارض ومتناقض احادیث سامنے آتیں تو اصول وضوابط کے مطابق ان کا حل نکال لیا جاتا مگر یہ کام انفرادی طور پر ہی ہوتا۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس کی مثال یہ حدیث ہے: "لا عدوی ولا طیرة"(۳۲)

"چھوت کی بیماری اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔"

دوسری حدیث: "فر من المجذوم کما تفر من الأسد" (۳۳)

"جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے۔"

اب یہ دونوں احادیث اگرچہ بظاہر مختلف ہیں اور ایک دوسرے کے معارض، کیونکہ پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی جبکہ دوسری حدیث سے کسی کو وہم ہوسکتا ہے کہ بیماری کے اُڑ کر لگنے کی بنا پر ہی جذامی سے دور بھاگنے کا حکم ہے۔

ان دونوں احادیث کی جمع وتطبیق کے سلسلہ میں محدثین کی رائے یہ ہے کہ پہلی حدیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض کسی سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ نیز اس کی تائید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک احادیث سے ثابت ہے جبکہ حضور نے مجذوموں کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا، اوران کا جھوٹا پانی پیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر برتن میں رکھا۔

اسی طرح شیخین صحابہ عظام، صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک رہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت معیقیب بدری صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا جبکہ ان کو یہ مرض لاحق تھا۔ (۳۴)

رہی دوسری حدیث تو اس قبیل کی احادیث کے بارے محدثین کی آراء ہے کہ یہ احادیث اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔

نیز جب نفی اور اثبات باہم متصادم ہوں تو محدثین کے متفقہ اصول کے مطابق ترجیح نفی ہی کو ہوتی ہے جبکہ اس طرح کی احادیث مرتبہ میں برابر ہوں۔ (۳۵)

دور ثانی: یہ دور تیسری صدی ہجری سے لے کر دسویں صدی ہجری کے ربع اول تک پھیلا ہوا ہے، اس دور میں اس فن پر باقاعدہ کام کا آغاز ہوا اور اس فن میں مستقل کتب تحریر کی گئیں جس سے اس فن کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس کی مثالیں جمع کر کے ان کا حل دریافت کیا گیا جس سے اس فن نے ایک مستقل صورت اختیار کر لی۔

دور ثالث: یہ دور دسویں صدی ہجری کے ربع ثانی سے لے کر عصر حاضر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس دور میں اس کی افادیت پر کافی زور دیا گیا اور اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا نیز اس کی اہمیت کے پیش نظر علمائے اصول وحدیث وفقہ نے اس علم کے قواعد وضوابط ایک آسان انداز میں مرتب کیے۔

محدثین کے ذوق اوران کی علوم میں مہارت کے مطابق اس علم پر اب تک ہونے والے کام کو ہم پانچ حصوں میں اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں:

(۱) کتب متون حدیث

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲) شروحات کتب حدیث
(۳) کتب اصول حدیث
(۴) کتب فقہ واصول فقہ
(۵) مستقل کتب

(۱) کتب متون حدیث: احادیث کا وہ ذخیرہ جو بظاہر متون حدیث پر مشتمل ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کتب کے مؤلفین نے محنت شاقہ سے کام لیتے ہوئے اپنی اپنی کتب میں بعض مقامات پر جہاں مناسب سمجھا مفید مباحث بھی درج کیں۔ ذیل میں ہم ان کتب اوراس کے ان کے مؤلفین کا ترتیب زمانی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جنھوں نے اپنی اپنی کتب میں علم مختلف الحدیث پر مفید مباحث درج کیں:۔

۱-	مُؤطا امام مالك،	مالک بن انس	۱۷۹ھ
۲-	مصنف ابن ابی شیبه	ابوبکر بن عبداللہ محمد بن قاضی ابی شیبہ	۲۳۵ھ
۳-	صحیح بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل	۲۵۶ھ
۴-	سنن ابو داؤد	سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵ھ
۵-	جامع ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ
۶-	صحیح ابن خزیمه	ابوبکر محمد بن حبان	۳۱۱ھ
۷-	صحیح ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان	۳۵۴ھ
۸-	شرح السنة	ابومحمد حسین بن مسعود بغوی	۵۱۶ھ

(۲) شروحات کتب حدیث: اس قسم میں وہ کتابیں شامل ہیں جو احادیث کی شروحات ہیں ان کتب کے شارحین نے مختلف کتابوں میں علم مختلف الحدیث کے منتشر اصول وضوابط کو نہ صرف ایک جگہ جمع کیا بلکہ خود ان پر سیر حاصل بحث بھی کی۔ ان میں بعض معروف شروحات اوران کے شارحین یہ ہیں:

۱-	معالم السنن	امام احمد بن محمد الخطابی	۳۸۸ھ
۲-	شرح البخاری	ابوالحسن علی بن خلف الغربی	۴۴۸ھ
۳-	كتاب البخاری	نجم الدین عمر بن محمد النسفی	۵۳۷ھ
۴-	المنهاج	ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی	۶۷۶ھ
۵-	الكواكب الدراری	شمس الدین محمد بن یوسف	۷۹۶ھ
۶-	عمدة القاری	بدرالدین محمود بن احمد عینی	۸۵۵ھ
۷-	فتح الباری	حافظ احمد بن محمد بن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
۸-	عون المعبود	محمد شمس الحق عظیم آبادی	۱۳۱۱ھ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹- تحفة الأحوذی محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری ۱۳۵۳ھ

(۳) کتب اصول حدیث: اس قسم میں وہ کتب شامل ہیں جن میں حدیث کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ چونکہ علم مختلف الحدیث بھی حدیث کے اصول وضوابط میں سے ایک ہے، یہی وجہ ہے کہ علمائے اصول حدیث نے اپنی اپنی کتب میں اس پر بحث کی ہے۔ بعض کتب اصول حدیث اوران کے مصنفین کا ذکر حسب ذیل ہے:

۱- معرفة علوم الحديث	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم	۴۰۵ھ
۲- علوم الحديث	حافظ عثمان بن عبدالرحمٰن ابن صلاح	۶۴۳ھ
۳- الكفاية فی علم الرواية	ابوبکر احمد بن علی الخطیب بغدادی	۴۶۳ھ
۴- التقريب	ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی	۶۵۶ھ
۵- الاقتراح فی بيان الاصطلاح	ابن دقیق العبد	۷۰۴ھ
۶- اختصارعلوم الحديث	حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر	۷۷۴ھ
۷- المقنع فی علوم الحديث	ابن ملقن	۸۰۴ھ
۸- الفية الحديث	حافظ عبدالرحیم بن حسین عراقی	۸۰۶ھ
۹- نزهة النظر فی توضيح نخبة الفكر فی مصطلح أهل الأثر	حافظ احمد بن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
۱۰- فتح المغيث شرح الفية الحديث	محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی	۹۰۲ھ
۱۱- تدريب الراوی	ابوبکر بن عبدالرحمٰن سیوطی	۹۱۱ھ
۱۲- مفتاح السعاده	احمد بن مصطفیٰ طاش کبری زادہ	۹۶۸ھ
۱۳- الرسالة المستطرفة	محمد بن جعفر الکتانی	۱۳۴۵ھ
۱۴- جامع الأحاديث	مولانا احمد رضا خان	۱۳۴۰ھ
۱۵- الحديث و المحدثون	محمد محمد ابوزہو	
۱۶- الوسيط فی علوم الحديث	محمد محمد ابوشھبہ	
۱۷- تيسير مصطلح الحديث	ڈاکٹر محمود الطحان	
۱۸- علوم الحديث و مصطلحه	ڈاکٹر صبحی صالح	
۱۹- منهج النقد فی علوم الحديث	ڈاکٹر نورالدین عتر	

(۴) کتب فقہ واصول فقہ: وہ کتابیں جن میں علم فقہ کے مسائل واصول بیان کیے جاتے ہیں چونکہ فقہ کا ماخذ قرآن وسنت ہے اور بغیر احادیث کے افہام کے مسائل کا استنباط محال ہے یہی وجہ ہے کہ بعض محدثین نے علم فقہ سے پہلے علم مختلف الحدیث سیکھنے اوراس میں مہارت حاصل کرنے پرزور دیا ہے۔

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جیسا کہ امام قتادہ رحمہ اللہ (م-۱۱۷ھ) کا قول ہے: ''**من لم یعرف الإختلاف لم یشم أنفه الفقه**''(۳۶)

''جسے اختلاف کی معرفت حاصل نہیں ہوئی اس نے فقہ کو سونگھا تک نہیں۔''

سعید بن ابی عروبہ (م-۱۵۶ھ) فرماتے ہیں: ''**من لم یسمع الإختلاف فلا تعده عالما**''(۳۷)

''جو اختلاف سے ناواقف ہے اسے عالم شمار نہ کرو۔''

امام شاطبی فرماتے ہیں:

''**من لم یعرف مواضع الإختلاف لم یبلغ درجة الاجتهاد**''(۳۸)

''جو شخص اختلافی مقامات سے نا آشنا ہے وہ درجہ اجتہاد پر فائز نہیں ہوسکتا یعنی وہ مجتہد نہیں ہوسکتا۔''

یہی وجہ ہے کہ علمائے فقہ واصول فقہ نے اپنی کتب میں اس فن کا ذکر کیا ہے بالخصوص اصول فقہ کی اکثر کتب میں اس علم کا ذکر ملتا ہے۔ ذیل میں چند فقہائے اصولین اوران کی کتب کے اسماء ملاحظہ فرمائیں:

۱- الرسالة	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴ھ
۲- کتاب الاحکام فی اصول الأحکام	علی بن احمد بن حزم الظاہری	۴۵۶ھ
۳- البرهان فی اصول الفقه	امام الحرمین عبدالملک بن عبداللہ	۴۷۸ھ
۴- اصول السرخسی	محمد بن احمد السرخسی	۴۹۰ھ
۵- المستصفی من علم الاصول	محمد بن محمد غزالی	۵۰۵ھ
۶- المحصول فی أصول الفقه	فخر الدین رازی	۶۰۶ھ
۷- کتاب الاحکام فی اصول الأحکام	علی بن محمد بن محمد آمدی	۶۳۱ھ
۸- الاعتصام، الموافقات فی اصول الشریعة	ابراهیم بن موسیٰ الشاطبی	۷۹۰ھ
۹- حجة اللّٰه البالغة،الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم	۱۱۷۹ھ
۱۰- ارشاد الفحول	امام شوکانی	۱۲۵۰ھ

(۵) مستقل کتب: وہ کتب جو مستقل فن مختلف الحدیث پر لکھی گئیں ان کی تعداد کافی زیادہ ہے مگر ذیل میں ہم چند مشاہیر اہل علم وفن محدثین اوران کی تالیفات کا ذکر کرتے ہیں:

۱- إختلاف الحدیث، یہ کتاب امام شافعی کی فقہ پر کتاب ''الام'' کی دسویں جلد کے آخر میں، نیز ایک جلد میں علیحدہ بھی شائع ہوچکی ہے۔	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴ھ
۲- تاویل مختلف الحدیث	ابومحمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ الدینوری	۲۷۶ھ
۳- إختلاف الحدیث	ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ الساجی	۳۰۷ھ
۴- تهذیب الآثار و تفصیل الثابت عن رسول اللّٰه من الأخبار	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰ھ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵-	مشکل الآثار	ابوجعفر محمد بن سلامہ الطحاوی	۳۲۱ھ
۶-	شرح معانی الآثار		
۷-	رسالة فی المشكل	ابوبکر محمد بن قاسم بن بشار الأنباری	۳۲۸ھ
۸-	اعلام السنن	ابوسلیمان محمد بن محمد الخطابی	۳۸۸ھ
۹-	معالم السنن	//	//
۱۰-	مشكل الحديث و بيانه	ابوبکر محمد بن حسن فورک	۴۰۶ھ
۱۱-	تاويل متشابه الأخبار	ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر البغدادی	۴۲۹ھ
۱۲-	مختصر مشكل الآثار	ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی القاضی	۴۷۴ھ
۱۳-	تقييد المهمل و تمييز المشكل	حسین بن محمد الجیانی	۸۹۴ھ
۱۴-	شرح مشكلات الصحيحين	قاضی عیاض الیحصبی	۵۴۴ھ
۱۵-	الافصاح عن معاني الصحاح	یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ	۵۶۰ھ
۱۶-	المستخرج من مشارق الانوار	ابواسحاق ابراھیم بن یوسف بن قرقول	۵۶۹ھ
۱۷-	مختار الاعتبار فی بيان الناسخ والمنسوخ من الآثار	ابوبکر محمد بن موسی بن عثمان الحازمی	۵۸۴ھ
۱۸-	كشف مشكل حديث الصحيحين	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷ھ
۱۹-	تحقيق الافهام فی مشكل احاديثه عليه السلام	//	//
۲۰-	تنبيه الافهام فی احاديث الاختلاف	//	//
۲۱-	تنبيه الافهام فی مشكل احاديثه	عبدالجلیل بن موسی الاوسی الأنصاری	۶۰۸ھ
۲۲-	شرح مشكل البخاری	محمد بن سعید بن یحییٰ الدبیثی	۶۲۷ھ
۲۳-	المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم	احمد بن عمر القرطبی الأنصاری	۶۵۶ھ
۲۴-	شواهد التوضيح و التصحيح لمشكلات الصحيح	محمد بن عبداللہ بن مالک النحوی	۶۷۲ھ
۲۵-	مشكل الصحيح	خلیل بن کیکری بن عبداللہ	۷۶۱ھ
۲۶-	المعتصر من المختصر من مشكل الآثار	ابویوسف بن موسی الحنفی	۸۰۳ھ
۲۷-	الافهام لمافی صحيح البخاری من الابهام	عبدالرحمٰن بن عمر البلقینی	۸۶۴ھ
۲۸-	العقد الجلی فی حل اشكال الجامع الصحيح	احمد کردی	۷۶۳ھ
۲۹-	تيسير منحل القاری فی تفسير مشكل البخاری	محمد بن محمد بن محمد بن یوسف شافعی	۸۵۳ھ
۳۰-	إغاثة المستغيث فی حل اشكالات الحديث	ابوبکر بن عبدالرحمٰن سیوطی	۹۱۱ھ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۱- التوشیح فی مشکلات الجامع الصحیح		
۳۲- مشکلات الاحادیث النبویة و بیانها	عبداللہ بن علی القصیمی	۱۳۵۳ھ
۳۳-مشکلات الأحادیث والجمع بین النصوص المتعارضة	زکریا علی یوسف	
۳۴-التعارض و الترجیع عند الأصولیین و أثرهما فی الفقه الاسلامی	ڈاکٹر محمد بن ابراہیم الخفناوی	
۳۵- مختلف الحدیث بین المحدثین والأصولیین الفقهاء	اسامہ بن عبداللہ خیاط	
۳۶- مختلف الحدیث بین الفقهاء والمحدثین	ڈاکٹر نافذ حسین حماد	
۳۷- منهج التوفیق والترجیع بین مختلف الحدیث	عبدالمجید السوسوة	
۳۸- احادیث العقیدة التی یوهم ظاهرها التعارض فی الصحیحین	سلیمان بن محمد الدبیخی	
۳۹- دفع التعارض عن مختلف الحدیث	حسن مظفر الروز	
۴۰- التعارض والترجیح بین الأدلة الشرعیة	عبداللطیف بن عبداللہ بن عزیز البرزنجی	
۴۱- حقیقة التعارض بین ادلة الکتاب والسنة	ڈاکٹر حسین مطاوع الترتوری	
۴۲- دفع مایوهم بین قول الرسول و فعله و تقریره	ڈاکٹر سعود بن فرحان الحبلانی	

حاصل بحث:

☆ مجموعی طور پر علم مختلف الحدیث کو تین ادوار میں بیان کیا جا سکتا ہے: دور اول، دور ثانی، دور ثالث

☆ دور اول میں با قاعدہ کتب احادیث مدون نہیں ہوئی تھیں۔

☆ علم مختلف الحدیث پر مستقل کتب کا آغاز دور ثانی میں ہوا۔

☆ اصول وقواعد علم مختلف الحدیث دور ثالث میں وضع کیے گئے۔

☆ علم مختلف الحدیث ایک عظیم فن ہے۔

☆ علم مختلف الحدیث پر ہونے والے کام کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

☆ اختلاف کی معرفت کے بغیر کوئی فقیہ نہیں ہو سکتا۔

☆ جو اختلاف فقہاء سے جاہل ہے اسے عالم شمار نہیں کرنا چاہیے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علم مختلف الحدیث کی اہمیت

علم مختلف الحدیث کی اہمیت:

کسی بھی فن یا کام کی اہمیت وحیثیت کا اندازہ اس کے مقصد سے لگایا جا سکتا ہے۔مقصد جس قدر عظیم ہوگا وہ فن یا کام بھی اُتنا ہی عظیم ہوگا یادر ہے کہ قرآن وحدیث کا دفاع عظیم ترین مقاصد میں سے ایک ہے لہٰذا اس کے لیے جس فن یا عمل کو استعمال کیا جائے گا اس کی قدر ومنزلت بڑھتی چلی جائے گی ۔یہی وجہ ہے کہ ہم صحابہ عظام سے لے کر آج تک اپنے اکابرو اسلاف کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو یہ بات ہمیں ان کی مبارک زندگیوں میں نظر آتی ہے کہ قرآن وسنت کا دفاع ان کا سب سے محبوب ترین شغل رہا ہے اس کی خاطر اُنہیں اپنے زمانے کے فراعنہ کے سامنے بھی پیش ہونا پڑا تو پورے اعتماد اور فخر کے ساتھ پیش ہوئے اور اُن کے آگے نہ دبے اور نہ جھکے بلکہ اُن کی گردنیں اپنے استقلال اور جرأت و بہادری سے جھکادیں نیز قرآن وسنت کے دفاع میں ہر اُٹھنے والے فتنے کو اپنے قدموں کی ٹھوکر سے پاش پاش کر دیا۔بدمذہبی اور بددیانتی کے جملہ طوفانوں کے رُخ موڑ دیے یہاں تک کہ قرآن وحدیث کی اہمیت ان کے نزدیک مسلم ہوگئی۔اوران کی عظمت کو مانے بغیرا نہیں کوئی چارہ نہ رہا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إنما الا عمال با لنیات و إنما لکل امر ی ما نوی." (۳۹)

"عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجروثواب ملے گا۔"

اب جب کہ عصر حاضر میں یہود ونصاری، مستشرقین، ہنود اور بعض نام نہاد مسلم سکالرز کی طرف سے قرآن واسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر بھر پور ریک حملے کیے جا رہے ہیں۔تعارض وتناقض اور اختلاف حدیث کو ہوا دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور انکار حدیث کی راہ ہموار کرنے کی سعی حقیر کی جارہی ہے۔

ایسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا دفاع کرنا اور اس کی اشاعت و ترویج کو اپنا مقصد حیات بنانا نہ صرف عمل عظیم ہے بلکہ ہم سب اہل اسلام کی اہم ذمہ داری بھی ہے نیز اس کی ترغیب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرامین عالیہ میں دی ہے۔

بلکہ یہاں تک جو لوگ اس مشن کو اپنے لیے مشعل راہ جانتے ہوئے اپنا مقصد حیات ٹھہرا لیتے ہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دعا دی۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نضر اللّٰہ إمرأ سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغ." (۴۰)

"اللہ عزوجل اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہماری حدیث کو سن کر محفوظ کرلیا، پھر اسے آگے پہنچایا۔"

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حدیث کو قرآن مجید کی شارح ومفسر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی مشکل کا بیان، مجمل کی تفصیل، عام کی تخصیص، مطلق کی تقیید اور مشترک کی تاویل اور مبہم کی وضاحت کرنے کا بھی شرف حاصل ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر احکام قرآن تک مکمل رسائی اور ان کا فہم اور افہام ناممکن ومحال ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (۴۱)

''اور (اے نبی) ہم نے آپ کی طرف یہ یادگار اُتاری کہ آپ لوگوں سے بیان کر دیں جو اُن کی طرف اُترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔''

قرآن مجید کی اس آیہ کریمہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے احکام کو سمجھنے کے لیے حدیث پاک کی احتیاج لابدی ہے کیونکہ آیت واضح کرتی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس طرح اُنہیں کھول کر بتا دیں کہ کوئی دقیقہ ان پر مخفی نہ رہے۔

ایک اور آیہ کریمہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (۴۲)

''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اس لیے اُتاری تا کہ آپ لوگوں پر وہ بات روشن کر دیں جس میں اختلاف کریں اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے ہے۔''

آیہ کریمہ بھی بتاتی ہے کہ احکام قرآن کا افہام وتفہیم بغیر حدیث کے محال ہے۔

دوسری بات یہ کہ حدیث احکام شرع کا دوسرا عظیم ماخذ ہے یہی وجہ ہے کہ محدثین وفقہاء نے ابتدا سے ہی حدیث اور علم حدیث کے اہتمام پر بڑا زور دیا اس علم کی عظمت کے پیش نظر راویان حدیث، حفاظت حدیث کے قوائد، علوم الحدیث و اسماء الرجال، فن مختلف الحدیث، فن جرح وتعدیل جیسے فنون مدون کیے۔ جامعین وشارحین حدیث کے علاوہ فقہاء اور علماء اصول حدیث وفقہ واصول فقہ نے مختلف الحدیث کو اپنی اپنی کتب وتصانیف میں نمایاں جگہ دے کر اس پر ابواب وفصول اور انواع قائم کیں۔

الحاصل:

- ☆ علم مختلف الحدیث کی خدمت ایک عظیم مقصد ہے۔
- ☆ محدثین وفقہاء نے اس کی اشاعت وترویج میں بے مثل کردار ادا کیا ہے۔
- ☆ یہود ونصاریٰ، مستشرقین، ہنود وغیرہ قرآن وحدیث اور شارح حدیث پر ناحق اور بے جا قدغن لگاتے چلے آئے ہیں۔
- ☆ حافظ حدیث کو رسول اللہ نے دعا دی ہے۔
- ☆ اختلافات کی معرفت کا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے۔
- ☆ حدیث پاک کو قرآن مجید کے مشکل مقامات کا بیان، مجمل کی تفصیل، عام کی تخصیص، مطلق کی تقیید، مشترک کی تاویل اور مبہم کی وضاحت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علم مختلف الحدیث کی اہمیت بارے مشاہیر محدثین کے اقوال وآراء:

فن مختلف الحدیث کی اہمیت اہل فنون خصوصا محدثین وفقہاء کی نظر میں کیا ہے؟ چند مشاہیر محدثین کے اقوال وآراء کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن صلاح اس علم کی اہمیت اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں:

"وإنما يكمل للقيام به الأ ئمة الجامعون بين صناعتي الحديث والفقه، الغواصون على المعاني الدقيقة" (۴۳)

"اس فن میں وہ اہل علم مہارت رکھتے ہیں جو حدیث وفقہ دونوں کے جامع اور پیچیدہ معانی کی وضاحت پر مطلع ہوتے ہیں۔"

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب التقریب میں یوں رقم طراز ہیں:

"هذا من أهم الأ نواع و يضطر أى معرفته جميع العلماء من الطوائف وإنما يكمل به الأ ئمة الجامعون بين الحديث وا لفقه، والأ صوليون الغوا صون على المعاني"(۴۴)

"فن مختلف الحدیث علوم حدیث کی اہم ترین قسم ہے۔ تمام علماء کو اس فن کی معرفت کی ضرورت (پڑتی ہے) ہوتی ہے۔ نیز اس فن کے ماہر صرف وہ اہل علم ہے جو فن حدیث وفقہ کے جامع اور اصول حدیث وفقہ میں کامل مہارت رکھتے ہیں اور انہیں معانی کے گہرے سمندر میں غوطہ زنی میں پوری دسترس حاصل ہوتی ہے۔"

امام ابن تیمیہ رفع الملام عن الأئمۃ الاعلام میں یوں لکھتے ہیں:

"فان تعارض دلا لات الأقوال وترجيع بعضها على بعض بحر خضم " (۴۵)

"مفاہیم اقوال کا رفع تعارض اور بعض اقوال کو بعض پر ترجیح دینا بپھرے ہوئے سمندر میں قدم رکھنا ہے۔"

علامہ سخاوی رحمہ اللہ (م-۹۰۲ھ) اپنی کتاب فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث میں لکھتے ہیں:

"وهو من أهم الأنواع مضطر اليه جميع الطوائف من العلماء وإنما يكمل للقيام به من كان إماما جامعا لضا عتي الحديث والفقه،غائصا على المعاني الد قيقة" (۴۶)

"اور یہ علوم حدیث کی بہت ہی اہم قسم ہے جس کی ہر فن کے علماء کو ضرورت ہوتی ہے اور اس میں مہارت تامہ صرف اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو درجہ امامت پر فائز ہو نیز ہر دو علوم حدیث وفقہ میں کامل دسترس اور پیچیدہ معانی سے پوری طرح آگاہ ہو۔"

محدث عظیم اور فقیہ کبیر جناب حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م-۹۱۱ھ) اپنی کتاب تدریب الراوی میں یوں رقمطراز ہیں:

"ومن جمع ما ذكر نا من الحديث والفقه والأ صول و الغوص على المعاني الد قيقة لا يشكل عليه من ذلك إلا النادر في الأ حيان" (۴۷)

"جو شخص حدیث وفقہ، اصول اور دقیق معانی کو سمجھنے میں ماہر ہو جاتا ہے اسے سوائے چند نادر صورتوں کے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مختلف الحدیث کو حل کرنے اور سلجھانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔"

امام شاطبی رحمہ اللہ (م-۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

"من لم يعرف مواضع الإختلاف لم يبلغ درجة الا جتهاد"(۴۸)

"جو شخص اختلافی مقامات سے ناآشنا ہے وہ درجہ اجتھاد پر فائز نہیں ہوسکتا۔"

حضرت امام قتادہ رحمہ اللہ (م-۱۱۷ھ) فرماتے ہیں:

"من لم يعرف الإختلاف لم يشم أنفه الفقه"(۴۹)

"جسے اختلاف کی معرفت حاصل نہیں اس نے فقہ کو سونگھا تک نہیں۔"

حضرت ہشام رازی کی رائے یہ ہے:

"من لم يعرف القراء ة فليس بقارىء ومن لم يعرف إختلاف الفقهاء فليس بفقيه"(۵۰)

"جسے قراءت کی معرفت حاصل نہیں ہے وہ قاری نہیں ہوسکتا اور جو اختلاف فقہاء سے جاہل ہے وہ فقیہ نہیں ہوسکتا۔"

امام عطاء خراسانی رحمہ اللہ تعالی (م-۱۳۵ھ) علم مختلف الحدیث کی اہمیت بارے اپنے خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

"لا ينبغي لأ حد أن يفتي الناس حتى يكون عالما بإختلاف الناس"(۵۱)

"کسی شخص کو اختلاف رائے جانے بغیر لوگوں کو فتوی صادر کرنے کا کوئی حق نہیں۔"

حضرت ایوب سختیانی (م-۱۳۱ھ) اور سفیان بن عیینہ رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

"أجسر الناس على الفتيا أقلهم بإختلاف العلماء وزاد أيوب: وأمسك الناس عن الفتيا أعلمهم بإختلاف العلماء" (۵۲)

"جو شخص اختلاف علماء سے جس قدر کم واقف ہوتا ہے وہ فتوی دینے میں اتنا ہی زیادہ دلیر اور جرأت کا مظاہرہ کرتا ہے اور جتنا زیادہ واقف ہوتا ہے اتنا ہی کم فتوے صادر کرتا ہے۔"

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لا يجوز الفتيا إلا لمن علم ما إختلف الناس فيه"(۵۳)

"فتوی دینا صرف اسی شخص کو جائز ہے جو اختلاف علماء سے مکمل طور پر آگاہ ہو۔"

حضرت سعید بن ابی عروبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (م-۱۵۶ھ) اس علم کی عظمت اپنے الفاظ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

"من لم يسمع الإ ختلاف فلا تعده عالماً" (۵۴)

"جو شخص اختلاف علماء سے ناواقف ہے اس عالم شمار نہ کرو۔"

مذکورہ اقوال کی روشنی میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ اس فن کی کس قدر ضرورت واہمیت ہے بلکہ بعض محدثین

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے نزدیک اس علم کی معرفت حاصل کیے بغیر فتوی دینے کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا قول مبارک ہے۔

جبکہ بعض محدثین کے نزدیک جسے علم مختلف الحدیث کی معرفت نہیں ہے اسے تو اہل علم کی صف میں شمار ہی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسے کیا خبر کہ مسئلہ کی نوعیت کیا ہے؟ اور اس میں حکم کس قبیل سے ہے؟ لہٰذا ایسے شخص کو جو اختلاف علماء سے آگاہ نہیں اُسے علماء کی صف وگروہ میں نہیں گردانناچاہیے۔

تو ثابت ہو گیا کہ قرآن وحدیث کے معانی کی مکمل وضاحت اور افہام وتفہیم کے لیے اس فن کو حاصل کر کے اس میں مہارت تامہ حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ اس کے بغیر قرآن وحدیث کے معانی ومفاہیم اور مطالب بارے اپنی رائے قائم کرنا پرلے درجہ کی جہالت ہے۔

ہم اس بات کی بھی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ کوئی بے علم اور منکرِ حدیث یہ ہرگز تصور نہ کرے کہ ائمہ وفقہاء کا اختلاف کوئی ذاتی اختلاف تھا ایسا ہرگز ہرگز نہیں تھا بلکہ ان کے پیش نظر بھی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں، صرف فرق اپنے استدلال اور سوچنے کے انداز وزاویے کے اعتبار سے تھا۔

وہ اس طرح کہ بعض ائمہ وفقہاء نے ایک حدیث کو راجح قرار دے کر اس سے استنباط واستخراج کیا ہے تو دوسری طرف دوسرے ائمہ وفقہاء نے کسی دوسری حدیث کو استخراج مسائل کے لیے دلیل بنایا۔ بعض کی شرائط حدیث کے معیار میں بہت سخت اور بعض کی اُن سے کم بعض ظاہر حدیث کے قائل اور بعض حدیث کے جملہ پہلوؤں پر نظر کر کے اس کے معیار کی چھان بین کے بعد استنباط مسائل کے قائل۔ بعض کے نزدیک خبر واحد تک سے استنباط مسائل کے لیے دلیل پکڑنا جائز اور بعض اہل علم کے نزدیک غیر معتبر۔ الغرض ائمہ وفقہاء پر حسن ظن رکھتے ہوئے یوں کہیں گے کہ مختلف الحدیث کو ان کے باہمی اختلاف کی بنیاد قرار دیا جائے۔

اس کے علاوہ اس علم کی اہمیت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مستشرقین، ملحدین، پرویزیت وغیرہ کے لبادے میں متجددین کی طرف سے نت نئے انداز سے یہ اعتراض اُٹھایا جاتا ہے کہ احادیث باہم متعارض ومتناقض اور متضاد ہونے کی وجہ سے ناقابل استدلال وعمل ہیں۔

لہٰذا ان کے جواب اور دفاع حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اس فن میں مہارت تامہ حاصل کرنا نیز فن مختلف الحدیث کے درمیان جمع وتطبیق اور ترجیح کے قواعد سے مکمل آگاہی ایک مسلم مفکر کے لیے نہایت ضروری ہے۔

بادی النظر میں مختلف الحدیث علوم حدیث کی ایک اہم قسم ہے مگر یاد رہے کہ اس فن کا فقہ سے بھی چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ مسائل میں اختلاف ائمہ کا سبب مختلف الحدیث ہی ہے۔

لہٰذا ایک فقیہ اور مجتہد کے لیے اس کی معرفت بہت ضروری ہو جاتی ہے تاکہ وہ مختلف الحدیث اور اقوال ائمہ میں جمع وتطبیق اور تنسیخ وترجیح میں کامل مہارت حاصل کر کے مسئلہ کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے حقیقت تک رسائی حاصل کرے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک عالم اس موضوع پر لکھی گئی کتب خصوصاً "إختلاف الحدیث" از امام شافعی "تاویل مختلف الحدیث" ازعبداللہ بن مسلم المعروف ابن قتیبہ دینوری، "تهذیب الآثار" از ابن جریر طبری "مشکل الحدیث وبیانه" از ابوبکر ابن فورک، "مشکل الآثار" اور "شرح معانی الآثار" از امام طحاوی علیہم الرحمہ کے مطالعہ کے بعد با آسانی اس نتیجے تک پہنچ سکتا ہے کہ فقہی احکام میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مختلف الحدیث کی معرفت کس قدر ضروری ہے اور یہ مستشرقین و ملحدین، متجددین، منکرین حدیث اور کفار کے اسلام پر حملوں کے دفاع کا کتنا اہم ذریعہ ہے؟

الحاصل: مذکورہ جملہ تصریحات اور اقوال علماء کی روشنی میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ:

۱۔ علم مختلف الحدیث علوم حدیث کی ایک اہم قسم ہے۔

۲۔ بہت کم لوگوں نے اس فن پر قلم اُٹھایا ہے۔

۳۔ اس فن کی معرفت کے بغیر کسی کو عالم شمار نہ کرنا چاہیے۔

۴۔ اس فن کی معرفت حاصل کیے بغیر فتوی دینا جاہلوں کا کام ہے۔

۵۔ کوئی مجتہد، فقیہ، محدث و مفسر اور اصولی اس فن کی معرفت حاصل کیے بغیر اپنے فن میں کامل نہیں ہے۔

۶۔ جملہ فنون کے ماہرین جیسے علمائے حدیث واصول حدیث، فقہ واصول فقہ کو ہمیشہ اور ہر وقت اس فن کی ضرورت ہے اسی لیے انھوں نے اس کو اپنی تصانیف میں مختلف الحدیث، مشکل الحدیث، تطبیق الحدیث، تاویل الحدیث، تلفیق، التعارض والترجیح اور ناسخ ومنسوخ جیسے مختلف اسماء سے ذکر کیا ہے۔

۷۔ اختلاف الحدیث کا فن ایک مستقل فن ہے جسے حدیث، اصول حدیث، فقہ اور اصول فقہ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔

۸۔ اسباب اختلاف اور دلائل کی معرفت کے حصول کے بغیر کوئی شخص بھی مجتہد نہیں ہوسکتا۔

۹۔ اس فن کی خدمت سے انسان مکمل دین کی خدمت کرتا ہے۔

۱۰۔ اس فن کے ذریعے سے انسان حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح مراد تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔

۱۱۔ اس فن میں مہارت حاصل کر کے انسان حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ترک عمل سے بچ سکتا ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱- محمد بن مکرم افریقی،لسان العرب،دارصادر،بیروت،لبنان،۹/۹۱

۲- احمد بن فارس بن زکریا،معجم مقاییس اللغة،دارالفکر،بیروت لبنان،۲۱۳۔

۳- حسین بن محمد بن مفضل اصفہانی،المفردات فی غریب الحدیث،اصح المطابع،کراچی،پاکستان،۱۵۵۔

۴- لسان العرب،۹/۹۵۔

۵- احمد بن محمد،المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر،موسسۃفواد،بیروت،لبنان،۱۵۹۔

۶- محمد بن یعقوب فیروزآبادی،القاموس المحیط،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،لبنان،۳۹۵،۸۱۷ھ۔

۷- الانعام:۱۴۱۔

۸- محمد بن جریر،جامع البیان عن تاویل آی القرآن،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،لبنان،۵/۳۹۶۔

۹۔ محمد بن محمد بن محمد،تاج العروس من جواهر القاموس، دارصادر،بیروت لبنان،۶/۱۰۲۔

۱۰- مسلم بن حجاج قشیری۲۶۱ھ،صحیح مسلم،مکتبہ دارالفکر،رقم الحدیث۲۹۷۲،بیروت،لبنان،۹۵۔

۱۱- احمد بن الزیات،المعجم الوسیط،داراحیاءالتراث العربی،بیروت،لبنان،۱/۲۵۰۔

۱۲- محمد ابوشھبہ،الوسیط فی علوم الحدیث،دارالفکر،بیروت،لبنان،۴۴۱۔

۱۳- الوسیط فی علوم الحدیث:۴۴۱۔

۱۴- محمد بن عبداللہ، معرفة علوم الحدیث، دارالکتب العربی،بیروت،لبنان،۱۴۵۔

۱۵- ابوبکراحمد بن علی،الکفایة فی علم الروایة،دارالکتب المدینۃ۱۹۷۲ء،قاہرہ،مصر،۶۰۶،۶۰۷۔

۱۶- حافظ عثمان بن عبدالرحمٰن،علوم الحدیث،موسستہ الرسالة،۲۰۰۷،بیروت،لبنان،۱۲۸۔

۱۷- یحییٰ بن شرف،التقریب،مکتبہ دارالفکر،۱۹۹۰،بیروت،لبنان،۴۰۔

۱۸- العسقلانی،احمد بن علی،۸۵۶ھ، نزهة المنظر فی توضیح نخبة الفکر فی مصطلح اهل الأثر ،مکتبہ فاروقیہ،پشاور، پاکستان،۷۶۔

۱۹- جلال الدین،تدریب الراوی،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،لبنان،۸۵۔

۲۰۔ ڈاکٹرسہیل حسن،معجم اصطلاحاتِ حدیث،ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،اسلام آباد،۳۱۹

۲۱- احمد بن مصطفیٰ(۹۶۸)،مفتاح السعادة و مصباح السیادة،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،لبنان۔

۲۲- محمود طحان،تیسیر مصطلح الحدیث،قدیمی کتب خانہ،کراچی،پاکستان،۵۵۔

۲۳- صبحی صالح،علوم الحدیث و مصطلحه،دارالعلم للملایین ،بیروت،لبنان،۱۱۱۔

۲۴- محمد بن ادریس۲۰۴ھ،إختلاف الحدیث،مؤسسۃ الکتب الثقافیہ،بیروت،لبنان،۳۷۔

۲۵- اسماعیل بن عمر،اختصار علوم الحدیث،دارالکتب العربی،۱۹۹۹م،بیروت،لبنان،۱۶۷۔

۲۶- الانعام:۳۸۔ ۲۷- النحل:۸۹۔

۲۸- المائدہ:۶۷۔ ۲۹- النساء:۱۱۳۔

۳۰- محمد بن ادریس۲۰۴ھ،الرسالة،دارالکتب العربی،۲۰۰۶،بیروت،لبنان،۸۷۔

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۱- سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، دارالحدیث، بیروت، لبنان، ۱/ ۴۳۵۔
۳۲- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۲/ ۳۳۳۔
۳۳- ایضاً ۳۴- ایضاً، ۲/ ۳۳۳۔
۳۵- عسقلانی، احمد بن علی، ۱۰۱۴ھ، نخبۃ الفکر، مکتبہ حقانیہ، پشاور، پاکستان، ۴۵۔
۳۶- یوسف بن عبداللہ، الجامع، المکتب الاسلامی ۱۹۹۵م، بیروت، لبنان، ۵/ ۱۲۲۔
۳۷- یوسف بن عبداللہ، الجامع، ۵/ ۱۲۳۔
۳۸- ابراھیم بن موسیٰ ۷۹۰ھ، الموافقات، وزارۃ الشؤن الاسلامیہ ۲۰۰۳م، الریاض، السعودیہ، ۵/ ۱۲۱۔
۳۹- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۱/ ۱۲۵۔
۴۰- سلیمان بن اشعث، سنن ابو داود، رقم الحدیث، ۳۶۶۰۔
۴۱- النحل: ۴۴۔ ۴۲- النحل: ۶۴۔
۴۳- عثمان بن عبدالرحمٰن، ۴۶۳ھ، علوم الحدیث، دارالکتب العربی، بیروت، لبنان، ۱۶۸۔
۴۴- یحییٰ بن شرف، ۶۷۶ھ، التقریب، بیروت، لبنان، ۳۳۔
۴۵- احمد بن عبدالحلیم، رفع الملام عن الأ ئمتہ الا علام، المکتب الاسلامی ۱۹۸۴م، بیروت، لبنان، ۳۷۔
۴۶- محمد بن عبدالرحمٰن (۹۰۲ھ)، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث، وزارۃ الشؤن الاسلامیۃ، الریاض، السعودیہ، ۴/ ۶۵
۴۷- جلال الدین ۹۱۱ھ، تدریب الراوی، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ۲/ ۱۹۷۔
۴۸- الموافقات، ۵/ ۱۲۱۔
۴۹- الجامع، المکتب الاسلامی ۱۹۹۵م، بیروت، لبنان، ۸۱۴، ۸۱۵۔
۵۰- الموافقات، ۵// ۱۲۲۔ ۵۱- ایضا
۵۲- ایضا ۵۳- ایضاً
۵۴- ایضاً

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.